اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ: الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۵۹ ھ | ۱۶ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

برادرانِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سال تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

میں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شائد جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس رستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں اب چار سال باقی کیلئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جزاھم اللہ خیرا۔ اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کی جائے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً آرام ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دوران سر کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

بعد نماز عشاء مسجد دارالبرکات میں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے خلافت کی اہمیت، فوائد اور منکرین خلافت کے اعتراضات کے جوابات پر دلچسپ تقریر کی۔

"الفضل" کے خریدار بڑھانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کی کوشش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو "الفضل" کی اشاعت بڑھانے کے لئے جو ارشاد فرمایا تھا اس پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مختلف مقامات کے احباب کوشش کر رہے ہیں چنانچہ مرزا عبد اللطیف صاحب بی۔اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے "الفضل" کے تین نئے خریداروں کی اطلاع بھیجی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء انہوں نے مجلس کے ارکان کو یہ بھی تحریک کی ہے۔ کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش جاری رکھیں۔ امید ہے دوسری مجالس بھی الفضل کے خریدار بڑھانے کی طرف جلد متوجہ ہوں گی مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے محترم صدر حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب الفضل کی اشاعت بڑھانے کے لئے بیرونی مجالس کو خاص طور پر توجہ دلا چکے ہیں۔ (مینیجر)

مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مجلس کا سال اب ختم ہو رہا ہے۔ اور دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۴۳ کی رو سے میرا فرض ہے۔ کہ میں جملہ مجالس سے سالانہ بجٹ کی تشخیص کراؤں۔ اس لئے معروض ہوں۔ کہ تمام قائدین اپنی اپنی مجالس کا سالانہ بجٹ ۲۵ صلح ۱۳۲۰ ہش تک ارسال کر دیں۔ نیز جن جن مجالس نے اپنا پچھلے سال کا بجٹ پورا نہیں کیا۔ وہ بھی از راہ کرم اپنا بجٹ پورا کریں۔ ورنہ ان کے نام نادہندگی میں شمار کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

تقریب شادی پر "الفضل" کی اعانت

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ایم۔بی۔ای اسسٹنٹ گریزن انجینئر (ریٹائرڈ) کی اہلیہ محترمہ نے اپنی صاحبزادی محمودہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر پانچ روپے "الفضل" کے اعانت فنڈ میں بھیجے ہیں۔ یہ نکاح چند روز ہوئے میاں عبد السلام صاحب ایم اے کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔

اس قسم کی خوشی کی تقریب پر احباب کو "الفضل" کے اس فنڈ کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے جس سے غریب احمدیوں اور دوسرے لوگوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ جو آئے دن درخواستیں کرتے رہتے ہیں۔ کم از کم ایک روپیہ ضرور اعلان نکاح کے ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) کیپٹن نظام الدین صاحب پونا سے لکھتے ہیں۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ آفیسر محکمہ آرسنل بخیریت ملایا پہونچ گئے ہیں اور سب احمدی احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) منشی فیض احمد صاحب کاتب الفضل کی لڑکی امۃ اللطیف بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ صحت دے۔

احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ کا پتہ یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے دار التبلیغ انجمن احمدیہ اب نمبر ۱ ولنگٹن اسکوائر دوسری منزل پر ہے۔ باہر سے آنے والے دوستوں کو صرف عارضی طور پر حسب ذیل قواعد کے مطابق رہائش کی اجازت دی جاتی ہے (۱) مبایع احمدی بلا معاوضہ تین دن ٹھہر سکتے ہیں۔ مزید چار روز کی رہائش کی اجازت اس شرط پر مل سکتی ہے۔ کہ رہائش کے خواہشمند یومیہ کم از کم دو آنے کرایہ دیں۔ اس کے بعد اپنی رہائش کا دوسری جگہ انتظام کریں۔ (۲) کسی حالت میں متعدی بیماری والے کو رہائش کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ (۳) نو وارد دوستوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنی جماعت کے امیر صاحب یا سیکرٹری صاحب کی طرف سے کوئی تعارفی چٹھی رکھتے ہوں۔ یا اس انجمن کے کسی ممبر سے اس کا یقین دلائیں۔ کہ وہ مبایع احمدی ہیں خاکسار دولت احمد خان خادم سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ

مستقل تقرر یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لوکو ورکشاپس مغلپورہ ڈیڑھ سال کے بعد اب اس عہدہ پر مستقل ہو گئے ہیں۔ ہم اس ترقی پر اختر صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں۔

اعلان نکاح ۲۹ دسمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے لڑکے مرزا محمد شریف بیگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کا نکاح چار صد روپیہ مہر پر سلیمہ بیگم بنت مرزا اسلام اللہ صاحب ساکن قادیان سے پڑھا۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ از گجرات

ولادت مولوی ابو نذر بہار الحق صاحب ایم۔اے انکم ٹیکس آفیسر کلکتہ کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ضیاء الحق نام تجویز فرمایا۔ احباب لڑکے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار سید اعجاز احمد از قادیان

سپاس تعزیت قبلہ والد صاحب میاں محمد امیر صاحب مرحوم کی وفات پر کئی جماعتوں کی طرف سے اظہار ہمدردی کے خطوط بعض کی طرف سے ریزولیوشن کئی احمدی و غیر احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور درخواست کرتی ہوں کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کی بہتری کے لئے دعا کی جائے۔ امۃ العزیز عائشہ از قادیان

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ یکم جنوری کو فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار غلام رسول رعیہ خاص۔ ضلع سیالکوٹ (۲) ۶ جنوری کو چودھری فضل دین صاحب چک $\frac{6}{11.L}$ چند روز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صاحب موصوف جلسہ سالانہ کی تقریب پر دارالامان حاضر ہوئے۔ جماعت شیخوپورہ میں قیام کیا۔ مسجد نور میں علی الصبح نماز میں شامل ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں مسجد سے باہر نماز کے لئے جگہ ملی۔ بوڑھے آدمی تھے سردی اثر کر گئی۔ جگر ماؤف ہو گیا۔ وہاں سے بیماری کی حالت میں اپنے گھر چک $\frac{6}{11.L}$ ضلع منٹگمری پہونچے۔ یہاں پہونچنے کے چار روز بعد انتقال فرما گئے۔ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی جائے۔ خاکسار محمد حسین پنشنر ڈاکٹر چک $\frac{6}{11.L}$

اعتراضات کے جواب

قبر پرستی اور اخبار "اہلحدیث"

زمانۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے بُعد کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک عرصۂ دراز سے جو اعتقادی اور عملی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اُن کی تفصیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ "مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب" کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ شعار اسلامی کی ہتک۔ احکام اسلام سے انحراف اور اوامر الٰہی کی تضحیک یہ وُہ امور ہیں۔ جو عام لوگوں میں راسخ ہو چکے ہیں۔ خدا پر ایمان کا وُہ بے شک دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر یہ ایمان اپنے اثمار پیدا نہیں کر رہا۔ حالانکہ ایمان ایک شجرۂ طیبہ ہے۔ جس کی جڑیں اگر انسانی قلب کی گہرائیوں تک پہونچی ہوئی ہوتی ہیں۔ تو اس کی شاخیں آسمانِ روحانیت کی بلندیوں سے باتیں کرتی ہیں۔ اس درخت کو اعمال کا پانی سرسبز رکھتا ہے اور اس کے میوے ایسے لذیذ ہوتے ہیں۔ جنہیں بلاشُبہ جنتی میووں سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان ان سے محروم ہیں۔

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ایمان کا بنیادی اصل توحید الٰہی ہے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں کو چونکہ اس پر حقیقی ایمان نہیں رہا۔ اس لئے وُہ طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ انہی میں سے ایک قبر پرستی ہے۔

چونکہ خدائے عز وجل کو انہوں نے اپنا کفیل نہ سمجھا۔ اور اس کی مدد پر بھروسہ کرنا ترک کر دیا۔ اس لئے وُہ اس لعنت میں مبتلا ہو گئے۔ انہوں نے زندہ خدا کو چھوڑا۔ نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ اُن قبروں پر ماتھے رگڑنے لگ گئے۔ جو مٹی کا ڈھیر ہیں۔ یہ نہایت ہی عبرتناک روحانی سزا ہے۔ جو ان کو ملی۔

مسلمانوں کی یہ حالت بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ مگر یہ اصلاح اس وقت تک نہیں ہوسکتی۔ جب تک ان کے اندر زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا نہ ہو۔ اور زندہ ایمان اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا۔ جب تک زندہ امام زندہ رسُول اور زندہ نبی کو قبول نہ کریں۔ یہ محض دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ واضح حقیقت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد اس کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے خدا تعالےٰ کی قدرتوں۔ اس کی محیر العقول طاقتوں۔ اور اس کی معجز نما کارفرمائیوں کی شاہد ہے۔ اس لئے اس کے کسی فرد کے وہم و گمان میں بھی قبر پرستی کا خیال نہیں آسکتا۔ قبر پرستی کیا ہے۔ کسی بزرگ کی قبر پر جا کر اسے سجدہ کرنا۔ اس کو اپنا حاجت روا سمجھنا۔ اس سے اپنی حاجات طلب کرنا۔ لیکن ہر احمدی چونکہ صرف خدا تعالےٰ کو ہی اپنی حاجات پُوری کرنے والا۔ مصائب اور مشکلات سے نجات دینے والا۔ اور ہر قسم کے انعامات عطا کرنے والا سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کے کسی فرد نے کبھی غیر اللہ کے آگے اپنے سر کو نہیں جھکایا۔ وُہ صرف اسی کے آگے جھکتا اسی سے سب کچھ مانگتا۔ اور اسی سے سب کچھ حاصل کرتا ہے۔ اسی کا نام دُعا ہے۔ اور یہی وُہ بیش بہا نعمت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں ملی۔ اور یہی وُہ ہتھیار ہے۔ جس سے زیادہ کامیاب اور کوئی ہتھیار نہیں۔ ایک قبر پرست تو اس مُردہ کو پکارتا ہے۔ جو کچھ بھی کرنے پر قادر نہیں۔ مگر ایک احمدی اُس خدا کو پکارتا ہے۔ جو علےٰ کلّ شیءٍ قدیر ہے۔ جس کی طاقتیں غیر محدود ہیں اور جس کو پکارنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔ یہ وُہ امتیاز ہے۔ جو ایک احمدی کو حاصل ہے۔ اور یہ وُہ فرق ہے۔ جو غیروں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے۔ اور جسے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار "اہلحدیث" (۱۰ - جنوری) میں لکھتے ہیں کہ احمدیوں نے کبھی قبر پرستی کی مخالفت نہیں کی۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ "قادیان میں خود انہوں نے بھی اسی قسم کی کئی ایک قبریں بنا رکھی ہیں" گویا جس طرح دوسرے مقامات پر بزرگوں کے مزاروں پر لوگ سجدے کرتے۔ منتیں مانتے۔ حاجات طلب کرتے۔ اور ان قبروں کو حاجت روا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح احمدی قادیان میں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور محض افترا ہے۔ اور ہم مولوی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ان قبیح حرکات میں سے کوئی ایک ہی قادیان میں ثابت کریں۔ جو قبر پرستوں میں پائی جاتی ہیں۔

بے شک قبر پرستی نہایت بُری چیز ہے۔ لیکن جھوٹ اور افترا بھی تو کوئی اچھی چیز نہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کی کوئی پروا نہیں کی۔ قادیان میں مزارات کے لحاظ سے سب سے اہم اور مقدس مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ مگر کبھی کسی احمدی نے اس پر سجدہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی مشرکانہ حرکت کی۔ حتےٰ کہ کسی کو اس پر پھول تک رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہاں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کے مطابق احمدی جاتے۔ اور دُعا کر کے واپس آ جاتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی کبھی قبر پرستی کے خلاف چند الفاظ لکھدینا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وُہ اسی طرح ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔ جس طرح ان کی اور باتیں۔ اور کچھ بھی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ لیکن انہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا۔ کہ وُہ خود قبر پرستی سے بھی زیادہ نقصان رساں مرض میں مبتلا ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وُہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ انہیں سو سال سے آسمان پر بجسدِ عنصری زندہ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہونگے۔ یہ عقیدہ قبر پرستی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اس طرح نہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بلند مرتبہ دے دیا گیا۔ بلکہ انہیں خدا کی صفات میں شریک بنا لیا گیا۔ اگر قبر پرستی شرک ہے۔ تو کیا یہ کچھ کم شرک ہے۔ کہ ایک انسان میں خدائی صفات سمجھ لی گئیں اور اُسے بشریت کی بجائے الوہیت کا مقام دے دیا گیا۔ کونسا انسان ہے جو کھائے پیئے بغیر اتنا عرصہ زندہ رہ سکے۔ کونسا انسان ہے۔ جو اتنا لمبا عرصہ تغیراتِ جسمانی سے محفوظ رہ سکے کونسا انسان ہے۔ جو حوائج بشریہ سے محفوظ ہو۔ پھر کون انسان ہے۔ جو فانی جسم کے ساتھ آسمان پر جا سکے۔ یقیناً کوئی بھی نہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں ان تمام باتوں کا پایا جانا مولوی ثناء اللہ صاحب مانتے ہیں اور اس طرح شرکِ عظیم میں مبتلا ہیں اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کے متعلق تو یہ کہتے ہیں۔ کہ آپؐ فوت ہو کر مدینۂ منورہ میں مدفون ہیں مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ انیس سو سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وُہی آکر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بگڑی ہوئی امت کی اصلاح کریں گے۔ یہ ایک نہایت ہی خطرناک شرک ہے۔ جس کے عام مسلمان۔ اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب مرتکب ہو رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بجائے جماعت احمدیہ پر زبان طعن دراز کرنے کے اپنے آپ کو اس شرک سے پاک کریں۔ اور اہلِ حدیث کہلا کر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کے مرتکب نہ بنیں۔

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے شرک کی ہر رنگ میں مخالف ہے۔ اور وُہ کوئی ایسی بات اپنے عقائد یا اعمال میں برداشت نہیں کرسکتی جو شرک کا شائبہ بھی اپنے اندر رکھتی ہو۔ پس ایسی موحد جماعت پر قبر پرستی کا الزام عائد کرنا بہت ہی افسوسناک امر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دورِ حاضرہ کے متعلق انذاری پیشگوئیاں

۲۶ دسمبر مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے جلسہ سالانہ میں جو تقریر کی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

قہری نشانات دکھانے کی وجہ

خدا تعالےٰ جب اپنے کسی مامور کو دُنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا ہے۔ تو اس کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے وہ غیبی نشانات بھی نازل کرتا ہے۔ تاکہ لوگ حق اور باطل میں تمیز کر سکیں۔ ان میں سے بعض رحمت کے نشانات ہوتے ہیں۔ اور بعض قہری نشانات۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ مگر دنیا میں چونکہ انبیاء کا انکار کیا جاتا۔ اور انہیں مخالفوں کی طرف سے ہر رنگ میں ستایا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نشانات رحمت کے ساتھ قہری نشانات بھی دکھاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہ یستھزءُون۔ یعنی افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس جب بھی کوئی رسول آتا ہے وہ اس کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کہ ہم لوگوں کو کبھی عذاب نہیں دیتے۔ جب تک اس عذاب سے پہلے اتمام حجت کے طور پر اپنا کوئی رسول مبعوث نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی چونکہ خدا تعالےٰ کے ان مامورین میں سے ہیں۔ جو دنیا کی ہدائت کے لئے آئے۔ اس لئے جب آپ کا انکار کیا گیا۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے قہری نشان نازل کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ فرمایا۔ ”میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔“

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب سوال کیا گیا۔ کہ آپ جب دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ دنیا پر مختلف قسم کے عذاب آئے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

”یاد رہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی۔ اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ جو لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی۔ اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے۔ جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکالے گا۔ بلکہ معنی حدیث کے یہ ہیں۔ کہ اس کے نفحات طیبات یعنی کلمات اس کے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے۔ تو چونکہ لوگ ان کا انکار کریں گے۔ اور تکذیب سے پیش آئیں گے۔ اور گالیاں دیں گے۔ اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائے گا۔“ (تجلیات الٰہیہ)

مسیح موعود کے زمانہ کا ذکر انجیل اور احادیث میں

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق پہلے سے یہ مقدر تھا۔ کہ اس میں قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کرے گی اور بڑے بڑے سخت عذاب آئیں گے۔ چنانچہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آوے گی۔ اور کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آوینگے۔“ متی ۲۴

قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ کہ یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ قلوب یومئذٍ واجفۃ ابصارھا خاشعۃ۔ کہ اس زمانہ میں زمین زلزلوں کے دھکوں سے لرز جائے گی۔ اور ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا۔ جس سے لوگوں کے دل دھڑکنے لگیں گے۔ اور آنکھیں خوف اور ہیبت کے مارے اوپر کو نہیں اٹھ سکیں گی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض۔ کہ جب ذوالقرنین جس سے مراد مسیح موعود ہے دنیا میں آئے گا تو ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی۔

احادیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں بڑی کثرت کے ساتھ زلزلے آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انذاری الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالےٰ نے کثرت کے ساتھ زلزلوں جنگوں اور وباؤں کی خبریں دیں۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۳ء میں الہام ہوا ”زلزلہ کا دھکا“ یکم جون ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا عفت الدیار محلھا ومقامھا کہ عارضی رہائش کے مکان اور مستقل رہائش کے مکان سب منہدم ہو کر مٹ جائیں گے۔ ۲۶، ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ ”موتا موتی لگ رہی ہے“۔ ۳ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا ”موت دروازے پر کھڑی ہے۔“ ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ ”تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم جاء الحق وزھق الباطل۔ ۹ اور ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا لک نری اٰیات ونھدم ما یعمرون۔ یعنی ہم تیرے لئے اور نشانات ظاہر کریں گے اور جو عمارتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ انہیں ہم مٹاتے جائیں گے۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً۔ یعنی میں اچانک اپنی فوجیں لے کر آؤں گا۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ ”سخت زلزلہ آیا ہے۔ جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔“ ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اور خواب دیکھا۔ کہ ”بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے۔ اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے۔“ پھر ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ ”بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا۔“ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ ”زمین تہ و بالا کر دی“ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا عفت الدیار کذکری یعنی لوگوں نے جس طرح میرا ذکر اپنے دلوں سے محو کر دیا ہے۔ اسی طرح میرے ہاتھ سے انسانی آبادیاں معدوم ہوں گی۔ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ ”چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار“۔ ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا ھل اتاک حدیث الزلزلۃ۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یعنی کیا تمہارے پاس زلزلہ کی خبر پہونچ گئی ہے۔ زمین کو سخت دھکے آئیں گے۔ اور وہ اپنے اندر کی چیزیں نکال کر باہر پھینک دے گی۔ اور لوگ حیرت سے کہیں گے کہ زمین کو کیا ہو گیا۔ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ ”صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام نازل ہوا۔ اردت زمان الزلزلۃ یعنی میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اب دُنیا پر زلزلوں کا زمانہ آئے۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو فرمایا۔ ”لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کروں گا“ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ ”ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔“

انذاری الہامات کی تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الہامات کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

”میں قسم حضرت احدیت جلشانہ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے جو ان کے خیال وگمان میں نہیں۔“ (تذکرہ صفحہ ۴۸۹)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے

اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

بعض زلزلوں کا ذکر

ان پیشگوئیوں اور الہامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بہت سے زلزلے آئے۔ بعض زلزلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آگئے۔ جیسا کہ شمال مغربی ہندوستان۔ جزائر غرب الہند۔ فارموسا۔ سان فرانسسکو اور چلی وغیرہ میں پے در پے طور پر آئے۔ اور بعض مثلاً بہار اور کوئٹہ وغیرہ کے قیامت خیز زلازل وہ ہیں۔ جو آپ کی وفات کے بعد آئے اس کے علاوہ اور بھی مختلف اوقات میں سینکڑوں زلزلے آئے۔ اور اس کثرت سے آئے۔ کہ گذشتہ کئی صدیوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ مشہور انگریزی اخبار "پاؤنیر" نے ۱۹۰۶ء میں حیران ہو کر لکھا۔ کہ "اس عالمگیر تباہی کی دنیا کی تاریخ میں حضرت مسیح ناصری کے ایک سو سال بعد سے لے کر آجتک بہت ہی کم مثال نظر آتی ہے"۔ لاہور کے انگریزی اخبار "سول" نے ۱۹۰۶ء میں لکھا "چلی کا تباہ کن زلزلہ ۱۹۰۶ء کے اسی قسم کے بہت سے تباہ کن زلازل کے اس قدر جلد بعد آیا ہے۔ ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا کر رہا ہے۔ کہ اب سطح زمین امن کی جگہ نہیں رہی۔ ..... اس زمانہ میں ہمیں اس قسم کے ہیبتناک واقعات دیکھنے میں آرہے ہیں۔ جو دور کے کسی گذشتہ زمانہ میں سنا جاتا ہے کہ ہوا کرتے تھے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اس کرۂ ارض کو چھوڑ کر کسی اور پر امن کرہ میں نہیں جا سکتے"۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق۔ جو عالمگیر تباہیاں آئیں۔ وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ خدا تعالےٰ کے مامور ہیں۔ وہی مامور جن کی بعثت کی خبر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دی گئی تھی۔

زلزلہ بہار کے متعلق الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہلاکت کے متعلق جو الہامات نازل فرمائے وہ اپنے اندر عمومی رنگ ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ بعض زلازل کے بارہ میں آپ کو خاص طور پر خبر دی گئی تھی۔ تا کہ دنیا ان زلازل کے آنے پر یہ سمجھ سکے۔ کہ آپ فی الواقعہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ چنانچہ ان زلازل میں سے جن کا خاص طور پر آپ کو علم دیا گیا ایک زلزلہ وہ ہے جو ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۴ء کو بہار میں آیا۔

پہلی علامت

اس زلزلہ کی الہامات الٰہیہ میں پہلی علامت یہ بتائی گئی تھی۔ کہ جب وہ زلزلہ آئے گا۔ تو اس کے ساتھ ہی پانی کا سیلاب بھی تباہی کے لئے نمودار ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

عام حالات کے لحاظ سے یہ ایک عجیب بات نظر آتی ہے۔ کہ زلزلہ اور سیلاب ایک جگہ جمع ہوں۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ کے مسیح نے یہ بتا دیا تھا۔ کہ جب یہ زلزلہ آئے گا۔ تو دونوں تباہیاں جمع ہو جائیں گی۔ اس لئے زلزلہ بہار میں ایسا ہی ہوا۔ پہلے زلزلہ آیا اور اس سے زمین زیر و زبر ہو گئی۔ اور پھر زمین کے پھٹنے سے اس کے اندر کا پانی جوش مارتا ہوا باہر نکل آیا۔ جس سے کئی میلوں تک پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔ چنانچہ اخبار سٹیٹسمین نے لکھا:۔

"اس زلزلہ کے دھکوں سے کئی جگہوں سے زمین پھٹ کر بڑے بڑے غار پڑ گئے اور زمین کے اندر کا پانی جوش مارتا ہوا باہر نکل آیا جس سے اب سارا علاقہ غرقاب ہے"

اخبار زمیندار نے لکھا "زمین کے پھٹ جانے کی وجہ سے پانی کے چشمے ابل رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طغیانی آگئی ہے۔ تمام شہر پانی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے"

دوسری علامت

دوسری علامت اس زلزلہ کی یہ بتائی گئی تھی۔ کہ یہ نادر شاہ بادشاہ افغانستان کے بعد اس کے زمانہ کے بالکل قریب آئے گا۔ چنانچہ ۳؍ مئی ۱۹۰۵ء کو آپ کو ایک تحریر دکھائی گئی جس پر یہ الفاظ تھے کہ:۔

"آہ نادر شاہ کہاں گیا"

یہ خبر نادر شاہ بادشاہ افغانستان کے واقعہ قتل کے متعلق تھی۔ جو ۸؍ نومبر ۱۹۳۳ء کو پوری ہوئی۔ اب جب ان الہامات کو دیکھا جائے جو "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کے الہام کے بعد نازل ہوئے۔ تو اس میں ہم ایک ایسے زلزلہ کی خبر پاتے ہیں جو بہت تباہ کن ہوگا۔ چنانچہ اس کے بعد پہلا الہام ۹؍ مئی ۱۹۰۵ء کو ہوا جو یہ ہے کہ:۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

اسی طرح دوسرا الہام یہ ہوا کہ:۔

"یستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق کہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا زلزلہ کی خبر درست ہے۔ انہیں کہہ دے کہ ہاں خدا کی قسم درست ہے"

۱۰؍ مئی ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا "کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو کس حد تک"؟

پھر ۱۳؍ مئی ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا "زمین تہ و بالا کر دی انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً"

یہ سارے الہامات "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کے معاً بعد ہوئے۔ جس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ دونوں پیشگوئیاں ایک دوسرے کے ساتھ پوری ہوں گی۔ چنانچہ پہلے نادر شاہ کی افسوسناک وفات کا واقعہ پیش آیا۔ اور پھر یہ تباہ کن زلزلہ آگیا۔

تیسری علامت

تیسری علامت یہ بتائی گئی تھی کہ یہ زلزلہ بہار کے موسم میں آئے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام الٰہی "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" کی تشریح میں فرماتے ہیں "چونکہ پہلا زلزلہ بھی (جو ۴؍ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا) بہار کے ایام میں آیا تھا۔ اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے۔ اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہیں گے۔ ..... مجھے معلوم نہیں۔ کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں یا اور کسی وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالےٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ خواہ کوئی بہار ہو"

(الوصیت صفحہ ۱۴)

غرض اس زلزلہ کی ایک علامت یہ تھی کہ وہ نادر شاہ کے واقعہ قتل کے بعد بہار کے موسم میں آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۴ء کو عین بہار کی ابتداء میں یہ زلزلہ آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی

چوتھی علامت

چوتھی علامت اس زلزلہ کی یہ بتائی گئی تھی۔ کہ یہ ہندوستان کے شمال مشرق میں آئے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو رؤیا ہوا وہ یہ ہے کہ:۔ "بشیر احمد کھڑا ہے۔ اور وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا" اخبار سول نے بھی لکھا "۱۵؍ جنوری ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کا تحت الارض مرکز آسام میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ شمال مشرقی ہندوستان میں جتنے زلزلے کے دھکے محسوس ہوتے رہے ہیں۔ ان کا تعلق آسام سے رہا ہے ..... آلات سائنس کا مطالعہ بتاتا ہے۔ کہ موجودہ زلزلہ کا مرکز عرض بلد ۲۶½ شمال اور طول بلد ۸۵½ مشرق میں واقعہ ہے"

پانچویں علامت

پانچویں علامت یہ بتائی گئی تھی۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ہی سب سے پہلے توجہ دلائیں گے۔ کیونکہ رؤیاء میں بتایا گیا تھا۔ کہ شمال مشرق کی طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اشارہ کرکے کہا کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔ یہ علامت بھی واضح رنگ میں پوری ہوئی کیونکہ اللہ تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ہی ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ شمال مشرق کا وہ زلزلہ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خبر دی گئی تھی۔ وہ یہی ۱۵ جنوری ۳۴ء کا زلزلہ ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس قدر خبریں دی گئیں تھیں وہ تمام کی تمام پوری ہوئیں اور اس طرح خدا نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے سچے رسول ہیں۔

الہامات میں جنگ عظیم کی خبر

دوسری نشانی یہ بتائی گئی تھی۔ کہ مسیح موعود جب آئے گا۔ تو "قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آوے گی" یعنے جنگیں ہوں گی اور دنیا ایک عالمگیر تباہی کا نظارہ دیکھے گی۔ ان جنگوں کی خبر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جب دنیا کا کوئی منجم بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ جنگ ہونے والی ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اعلان فرمایا کہ ؎

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھینگے ہو کر سوگوار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش میں گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

زار روس کی تباہی

"درثمین" میں یہ تمام اشعار موجود ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ان اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس زلزلہ کی خبر دی اس سے مراد گذشتہ جنگ عظیم تھی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا تھا ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یعنے اس زلزلہ کی ایک علامت یہ ہوگی کہ زار کا حال زار ہو جائے گا۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم ہی ایسی تھی۔ جس میں زار ہلاک ہوا۔ اور اس کے تمام خاندان کو بھی تباہ و برباد کر دیا گیا۔ پھر اس زمانہ کی ایک علامت منظور احمد کے ہاں لڑکا پیدا ہونا تھا۔ منظور احمد سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منظور نظر اور آپ کے بروز اور ظل کامل ہیں۔ اور وہ بیٹا جو منظور احمد کے ہاں پیدا ہوا۔ اور جو اس زلزلہ کی ایک علامت تھا۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ چنانچہ ۱۴ء میں جب آپ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو یہ جنگ بھی شروع ہو گئی۔

موجودہ جنگ کے متعلق قبل از وقت انذار

پھر یہیں تک بس نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجودہ جنگ کی بھی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہئیت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ — ۲۵۷

علامات ونشانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ

۱۔ اس جنگ کے ذریعہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔

۲۔ دوسری علامت یہ بتائی کہ جنگ کی آفات زمین اور آسمان دونوں میں ہولناک صورت میں ظاہر ہوں گی۔ چنانچہ آجکل اوپر سے ہوائی حملے ہوتے ہیں۔ اور زمین پر توپیں گولہ باری کرتی ہیں۔

۳۔ تیسری علامت یہ بتائی کہ انسانی تدبیریں اس جنگ کو نہیں روک سکیں گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں دیکھو مسٹر چیمبرلین نے قیام امن کے لئے کتنی کوششیں کیں مگر وہ کس طرح ناکام ہوئیں۔

۴۔ پھر فرماتے ہیں۔ ایشیا اور یورپ دونوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ چنانچہ آج سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ جنگ

اتنی وسیع ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان بھی خطرہ سے باہر نہیں۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام یہ ہے کہ

اذا جاءافواج وسم من السماء

(تذکرہ صفحہ ۵۱۷)

یعنی آسمان سے فوجیں اتریں گی اور زہر بھی۔ چنانچہ اس جنگ میں جرمنی نے پیراشوٹ کے ذریعہ ناروے ہالینڈ بلجیم اور فرانس میں جو سپاہی اتارے انہیں مدنظر رکھتے ہوئے اس پیشگوئی کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اسی طرح آسمان سے زہریلی گیس پھیلائی جاتی اور بم پھینکے جاتے ہیں۔ اور یہ تمام وہ عذاب ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ذکر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت

پس موجودہ جنگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک کھلا ثبوت ہے۔ اسی طرح وہ سب عذاب آپ کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ جو آج تک مختلف اوقات میں دنیا پر آچکے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان عذابوں کا یہ نتیجہ نہیں ہوگا۔ کہ دنیا مٹ جائے بلکہ ان زبردست انذاری نشانوں سے اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو ترقی دے گا۔ اور جیسے آسمان پر اسکی حکومت قائم ہے اسی طرح زمین پر بھی اس کی حکومت قائم ہو گی ٭

غیر مبایعین کے یورپ میں کتنے مشن ہیں

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ۱۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو اپنے بیرونی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے "تین مشن یورپ میں قائم ہیں"۔ (احباب قادیان سے اپیل صفحہ ۲)

پھر ۱۲ مئی ۱۹۴۰ء کو مولوی صاحب نے لکھا۔ "جماعت احمدیہ لاہور نے یورپ میں چار اسلامی مشن قائم کر دیئے ہیں۔ انگلستان جرمنی۔ ہالینڈ۔ سپین"۔

(پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

ہو سکتا ہے۔ کہ پانچ ماہ کے عرصہ میں ایک اور مشن قائم کر دیا ہو۔ مگر اس کی تردید ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جو اسی پرچہ میں شائع ہوا۔ کہ "جماعت لاہور کی ہمت سے یورپ میں جو مرکز دجالیت ہے۔ تین مشن کام کر رہے ہیں۔"

اور اب "پیغام صلح" کے جلسہ نمبر میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ یورپ میں غیر مبایعین نے ۲۵ سال کے عرصہ میں تین مشن قائم کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے "تین مشن صرف یورپ میں قائم کئے۔ اول ووکنگ مشن جو کہ اس انجمن کی بنیاد رکھا جانے سے دو سال پہلے قائم ہو چکا تھا۔ لیکن ۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۰ء تک اسی انجمن کی زیر نگرانی کام کرتا رہا۔ اب ایک علیحدہ ٹرسٹ اس کا انتظام کر رہا ہے۔ جس میں احمدیہ جماعت لاہور کے ممبران کے ساتھ دیگر معززین بھی ٹرسٹی ہیں"۔ (۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ء)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اس بارے میں مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان کو درست سمجھا جائے۔ کہ یورپ میں ان کے چار مشن کام کر رہے ہیں۔ یا دیگر بیانات کو جن میں تین مشنوں کا ذکر ہے۔

کمانڈر انچیف کی طرف سے شکریہ

ایک اعلان میں حکومت ہند نے ان اصحاب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف کی اپیل پر فوجی ضروریات کیلئے ریوالور۔ دوربینیں اور قطب نما دیئے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف خود بھی فرداً فرداً ان اصحاب کا شکریہ ادا کریں گے۔ اور موصوف کے دستخطوں سے انہیں انکے عطیات کی رسیدیں بھی بھیجی جائینگی۔

پتہ مطلوب ہے

سید مبارک احمد شاہ صاحب ولد سید ناصر شاہ صاحب مرحوم سکنہ قادیان کا پتہ مطلوب ہے پہلے وہ صوبہ بہار میں تھے۔ اگر کسی دوست کو ان کا مکمل پتہ و حالات روزگار کے متعلق علم ہو تو نظارت بیت المال قادیان کو اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

چودہری عبد الغنی صاحب گوکھووال کے متعلق اعلان

چودہری عبد الغنی صاحب ساکن گوکھووال چک ۱۲۱ کے خلاف اور شیخ نور الدین صاحب کے حق میں مبلغ ۱۱۹/۲/۰ روپیہ کی ڈگری قاضی صاحب محلہ نے ۱۹۳۵ء میں دی تھی۔ مدیون صاحب نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل بھی کی۔ مگر وہ مسترد ہو گئی۔ عبد الغنی صاحب سے زر ڈگری کا متعدد بار مطالبہ کیا گیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ آخر بذریعہ جوابی رجسٹری لکھا گیا مگر باوجود چٹھی وصول کرنے کے عبد الغنی صاحب نے جواب تک نہیں دیا۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس اعلان کی اشاعت کے ایک ہفتہ کے اندر عبد الغنی صاحب نے معقول صورت ادائیگی زر ڈگری پیش نہ کی۔ تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ پیش کردی جائیگی۔

انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ قادیان

ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں کلرکوں کی ضرورت

ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں عارضی روٹین کلرکوں کی اسامیوں کیواسطے ایک روٹین گریڈ امتحان نئی دہلی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ میرٹھ۔ کلکتہ اور پونا میں ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوگا

۲۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں مستقل اسامی کی کوئی ذمہ واری نہیں دی جاتی۔ اگرچہ منتخب شدہ اشخاص کا جو غیر معمولی قابلیت کے ثابت ہوں۔ ایسی اسامیوں کے لیئے خیال کیا جاوے گا۔

۳۔ شرائط۔ امیدوار کی عمر یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو ۱۸۔ اور ۲۸ سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ تنخواہ ۳۶۔۲۔۶۰۔۲۔۷۰ کے حساب سے ہوگی (مقامی الاؤنس بھی ایسے مقامات پر جہاں مستقل کلرکوں کو دیا جاتا ہے۔ دیا جائیگا)

تعلیمی قابلیت۔ میٹرک یا کوئی اس کے مساوی درجہ۔

مضامین امتحان۔ انگریزی مضمون نویسی۔ اور عام واقفیت کے چند ایک سوالات

۴۔ امتحان دینے کے لئے اجازت کیواسطے درخواست کنندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواست (جس کی تائید میں مصدقہ نقول سندات و یونیورسٹی سرٹیفکیٹس اور عمر کی شہادت ہوں) مندرجہ ذیل افسروں میں سے کسی کے پاس جہاں کہ امیدوار امتحان دینا چاہتا ہے۔ ۱۷ فروری ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ملٹری اکوٹنٹ جنرل نئی دہلی

کانٹرولر آف ملٹری اکونٹس ناردرن کمانڈ راولپنڈی

" " " ایسٹرن کمانڈ میرٹھ

" " " سادرن کمانڈ پونا

" " " ایڈ منشٹس لاہور کینٹ

" " آرمی فیکٹری اکاؤنٹس کلکتہ

امیدواران کو چاہیئے کہ اپنی درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل فارم میں بلاک لیٹر میں ایک الگ خلاصہ شامل کریں۔

پورا نام و پتہ	جماعت	عمر	تعلیمی قابلیت	دوسری قابلیتیں

۵۔ مسترد امیدواروں کو نہ کسی قسم کے وجوہات بتائے جائینگے۔ اور نہ ان کی طرف سے کوئی اپیل سنی جائیگی منظور شدہ امیدواران کو دو روپیہ بطور فیس امتحان پیشگی داخل کرنی ہوگی۔ (جو کہ واپس نہیں کی جائیگی) اور ان کو اپنے خرچ پر امتحان کی جگہ تک سفر کرنا ہوگا۔ امتحان کی تاریخ اور وقت اور دیگر کوائف سے منظور شدہ امیدواران کو اس افسر کیطرف سے جس کی طرف درخواستیں بھیجی گئی ہوں مطلع کیا جائیگا۔ کامیاب امیدواران کو عارضی روٹین گریڈ کلرک کی اسامیاں دیجائینگی جبکہ خالی اسامیاں وقوع پذیر ہوں گی۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۳ جنوری۔ اگرچہ جرمن فوجوں کے اٹلی سے ساتھ ہو کر یونان کے خلاف لڑنے کی خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ جرمنی اب بلقان کی جنگ میں کودنے کو بالکل تیار ہے۔

صوفیہ ۱۳ جنوری۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ صدر روزویلٹ کی تقریروں کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے۔ کہ ایک عالمگیر جنگ چھڑ جائے۔ مگر بلغاریہ غیر جانبداری کی پالیسی پر کاربند رہیگا۔

دہلی ۱۳ جنوری۔ پٹرول کا راشن مقرر کرنے کے متعلق ۲۰ جنوری کو یہاں ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ممبر سپلائی کریں گے۔ اس میں صوبائی حکومتوں کے علاوہ آٹو لو بائیل اور آئیل کمپنیوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ پانچ ریاستی نمائندے ہوں گے۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ جنگ کے سامان کے سلسلہ میں یہاں کے پارچہ بافی کے کارخانوں کو مزید ۷۵ لاکھ روپیہ کے آرڈر دئیے گئے ہیں۔

برلن ۱۳ جنوری۔ پندرہ ہزار اشخاص کو وشی اور اس کے نواحی علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیٹان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ عارضی صلح کے بعد بعض لوگوں سے پولیس نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ اس علاقہ میں اپنی موجودگی کی ضرورت ثابت کریں۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کر سکے انہیں نکالا جا رہا ہے۔ تا اس علاقہ کو سیاسی سازشوں اور مخالف عناصر سے پاک رکھا جائے۔

حیدر آباد دکن ۱۳ جنوری۔ سکندر آباد شہر کا رقبہ نظام گورنمنٹ کے حوالہ کر دینے کے متعلق عارضی طور پر ۳۱ مارچ کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ ستمبر ۱۷۹۸ء میں یہاں انگریزی چھاؤنی بنی تھی۔

بنکاک ۱۳ جنوری۔ سیام ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سیامی افواج کمبوڈیا کے علاقہ میں پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور انہوں نے کئی مزید مقامات پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ برطانیہ کے جہازوں کا نقصان اب بہت کم ہو رہا ہے۔ نئے سال کے پہلے ہفتہ میں صرف چار جہاز غرق ہوئے جن کا مجموعی وزن ۱۵ ہزار ٹن سے بھی کم ہے۔ اور برطانیہ کے ساتھی ممالک کا کوئی جہاز غرق نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ نازی طیاروں نے کل رات لنڈن پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ ویلز میں کہیں کہیں سے حملوں کی خبریں آئی ہیں۔ مگر ان سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ مغربی اطالوی افریقہ میں اطالوی عورتیں اور بچے سخت خطرہ میں ہیں۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ برطانوی حکومت اس بات پر رضامند ہے۔ کہ اگر اٹلی چاہے۔ تو انہیں وہاں سے نکالنے میں برطانیہ مدد دے۔ حبشہ اور سمالی لینڈ میں جو عورتیں اور بچے ہیں۔ ان کو جبوتی اور اریٹریا کے رستہ اٹلی پہونچا دیا جائے۔ فرانسیسی افسروں نے بھی اس کام میں برطانی افسروں سے تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ شمالی افریقہ میں اٹلی کو دو سخت شکستیں ہوئی ہیں۔ روم ریڈیو نے ان کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں اٹلی کو سامان۔ اور آدمیوں کا سخت نقصان اٹھانا پڑا اس نے کہا۔ کہ جنرل ویول کی کامیابیاں کوئی معمولی نہیں۔ انگریزی فوجوں نے بہت سوچ سمجھ کر حملے کئے۔ ان کا سامان بھی بہت اچھا تھا۔ ہم ان کی عزت کئے بغیر نہیں رہ سکتے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ رومانیہ کے وزیر اعظم جنرل انٹانسکو نازی حکام کے بلانے پر کل برلین جا رہے ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم عنقریب برطانیہ آ رہے ہیں۔ جہاں وہ مسٹر چرچل اور دیگر وزراء سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ اس سال کے پہلے ہفتہ میں جہازوں کا بہت کم نقصان ہونے کے متعلق برطانیہ کے ایک سمندری افسر نے کہا۔ چونکہ پچھلے ہفتہ میں جرمنی کی ڈبکنی کشتیوں کے اڈوں پر انگریزی ہوائی جہازوں نے زبردست بم باری کی۔ اس لئے اب جہازوں پر جرمن حملے کم ہو گئے ہیں۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لئے جو جہاز ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد بڑھا دی گئی ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل ڈنکرک کی بندرگاہ پر دھواں دھار بم برسائے۔ اس حملہ میں بڑی کامیابی ہوئی

لنڈن ۱۴ جنوری۔ جرمنوں نے یہ افواہ اڑائی تھی۔ کہ برطانیہ کے جنگی قرضہ میں لوگوں نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ مگر اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نومبر ۱۹۳۹ء سے لے کر اب تک اس مد میں ایک ارب چھبیس کروڑ نوے لاکھ پونڈ آ چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۹½ کروڑ پونڈ تھوڑی آمدنی والوں نے دئیے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ بلغاریہ اور روس میں تجارتی گفت و شنید شروع ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم نے جو یہ اعلان کیا ہے۔ کہ بلغاریہ موجودہ جنگ میں ناطرفدار رہے گا۔ اس پر یونان اور ترکی میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے ایک ترکی اخبار لکھتا ہے۔ کہ بلغاریہ اگرچہ مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی وہ امن کی سچے دل سے خواہش رکھتا ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے ایک ایشائی بیڑہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے جسے لنڈن میں بہت اہم قرار دے کر کہا جا رہا ہے۔ کہ اس سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان نے آجکل جو اودھم مچا رکھا ہے اس کے مقابلہ میں امریکہ کا رویہ بہت سخت رہے گا۔ بعض حالات میں امریکہ کا یہ بیڑہ سنگاپور میں بھی پہونچ سکیگا۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ آسٹریلیا کی جاپان سے کوئی لڑائی نہیں۔ اس پر جاپان کے ایک افسر نے حکومت آسٹریلیا کی تعریف کی۔ لیکن آج صبح ٹوکیو سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان مشرقی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنے کے بعد اس پر پورا پورا قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لنڈن ۱۴ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے اردو براڈکاسٹ میں کہا تھا۔ کہ انگلستان اور امریکہ جو نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا پر وہ حکومت کریں۔ لیکن خود جرمنی نے جو نیا نظام قائم کیا ہے۔ اس میں لوگوں کی یہ حالت ہے کہ فرانس اب تک چالیس کروڑ فرانک جرمنی کو دے چکا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہر آدمی ۱۴-۳-۴ روپے دے چکا ہے۔ اسی طرح ناروے سے بیس کروڑ ڈنمارک سے پندرہ کروڑ۔ اور رومانیہ سے تیرہ لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ جرمنی وصول کر چکا ہے۔ یہ ہیں وہ برکتیں جو ہٹلر کے نئے نظام کے بعد لوگوں کو حاصل ہوئیں۔

دہلی ۱۴ جنوری۔ سی۔ پی کے گورنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانیہ موجودہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ آپ نے کہا مسولینی کو یاد رکھنا چاہئیے کہ گھوڑے کو پانی تک تو لے جایا جا سکتا ہے مگر اسے پانی پینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا یعنی مسولینی لوگوں لڑائی کے میدان میں تو لا سکتا ہے۔ مگر انہیں لڑنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ لیبیا میں لڑنے والے ہندوستانی سپاہیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ہمیں ان پر فخر ہے۔

دہلی ۱۴ جنوری۔ ریاست جودھپور نے انگریزی ہوائی بیڑہ کو ایک بمبار کی قیمت ارسال کی ہے۔

لاہور ۱۴ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کی جنگی کمیٹیوں کو ہدایت بھیجی ہے۔ کہ وہ لوگوں میں یہ تحریک کریں۔ کہ فضول اخراجات پر اپنا روپیہ برباد نہ کیا کریں۔ بلکہ پس انداز کر کے جنگی فنڈ میں حصہ لیا کریں۔ حکومت پنجاب نے مشورہ دیا ہے کہ بڑی بڑی گارڈن پارٹیوں پر بہت کچھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اسے اگر لوگ گھٹانا چاہیں۔ تو آسانی سے گھٹا سکتے ہیں اسی طرح روشنی پر جو بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ بھی گھٹایا جا سکتا ہے

لنڈن ۱۴ جنوری۔ سر فیروز خان نون ... ہائی کمشنر فار انڈیا کے عہدہ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ موجودہ میعاد جون ۱۹۴۱ء میں ختم ہونے والی تھی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی